تعارف وتبصرہ

1. Organisation of the Credit Operation Under the Islamic Banking System

(اسلامی بنکنگ کے تحت قرضہ جاتی کارگزاریوں کی تنظیم)

2. Al-Murabaha in Theory & Practice

(المرابحہ - نظریہ اور عمل میں)

مصنف: سید حامد عبدالرحمٰن الکاف - ناشر - اسلامک ریسرچ اکیڈیمی - کراچی

یہ دونوں مقالے اسلامی بنکاری کے تحت قرضہ کی فراہمی کے مختلف قابل عمل طریقوں کی وضاحت سے متعلق ہیں پہلی نظر میں اول الذکر مقالے کا ٹائٹل ذہن میں کھٹکتا ہے۔ اسلامی بنک کاری اور مروجہ بنکاری کے بنیادی فرق کو ذہن نشین رکھتے ہوئے یہ کہا جا سکتا ہے کہ اسلامی بنک محض سرمایہ کے بہاؤ کا ذریعہ نہیں ہوتا بلکہ بچت کاروں کو صنعت کاروں اور تاجروں کی تجارتی جوکھم میں شریک کرتا اور اس کے لیے رابطہ فراہم کرتا ہے۔ اس لحاظ سے (Credit operation) کی اصطلاح اسلامی بنکنگ کی بنیادی خوبی کو اجاگر نہیں کرتی۔ مگر چونکہ شرکت ومضاربت کے تحت بھی اسلامی بنکوں کے ذریعہ سرمایہ کا بہاؤ عمل میں آتا ہے لہٰذا ٹائٹل کے عنوان کے لیے گنجائش نکل آتی ہے۔

اول الذکر مقالے میں مصنف کا زیادہ تر زور اس حقیقت کو اجاگر کرنے پر ہے کہ مروجہ بنکوں کا استحصالی کردار سب سے کرنٹ اکاؤنٹ میں جمع شدہ رقومات کے استعمال کرنے میں مضمر ہے بقول مصنف مروجہ سودی بنک کرنٹ اکاؤنٹ کے کھاتہ داروں کو ان کی جمع شدہ رقومات پر کوئی سود ادا نہیں کرتے بلکہ بعض ملکوں میں تو الٹا سروس چارج وصول کیا جاتا ہے جبکہ ان کھاتوں میں جمع رقومات کا صرف ۳۰ فیصد حصہ روزانہ کے لین دین کی ضروریات کے لیے کافی ہونے کی وجہ سے بقایا ۷۰ فیصد بنک کے ذریعہ قلیل المدت و درمیانی مدت کے سرمایہ کاری منصوبوں میں استعمال کیا جاتا ہے اور اس پر حاصل شدہ سود کی رقم بنک کلی طور پر خود ہڑپ کر لیتا ہے۔ اس حقیقت کو مدنظر رکھتے ہوئے مصنف نے اسلامی بنکوں کے ذریعہ کرنٹ اکاؤنٹ میں جمع رقومات کو منجمد رکھنے یا غیر تجارتی مگر فلاحی قرضوں میں استعمال کرنے کے بجائے انھیں منافع کے مقصد سے سرمایہ کاری کے کاموں میں استعمال کرنے کا مشورہ دیا ہے۔ مصنف نے زمانہ جدید کی بنکنگ کے تحت رواج یافتہ سہ فریقی مالیاتی رشتہ (بچت کار، بنک، صنعت کار) میں بنک کے کردار کی اہمیت کو مدنظر رکھتے ہوئے زمانہ قدیم کی دو فریقی مضاربت (بچت کار و تاجر) کے برعکس سہ فریقی مضاربت پر مبنی شرکت کے دو ماڈل خاکے پیش کیے ہیں اور اس بات کی وضاحت کی ہے کہ تینوں فریقوں کے مابین حاصل شدہ منافع یا نقصان کی تقسیم کس طرح کی جا سکتی ہے اور اس تقسیم کے اثرات فریقین کی معاشی فلاح پر اور کل معیشت پر کس قسم کے